پروفیسر علامہ ڈاکٹر خالد محمود، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، مانچسٹر
حافظ محمد ابراہیم فانی

تعارف و تبصرہ

ساعتے با اولیاء از مولانا عبدالقیوم حقانی ، صفحات ۲۷۲ ، قیمت مجلد ٦٦ روپے
ناشر: ادارۃ العلم والتحقیق ، دارالعلوم حقانیہ ، اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ ۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ملنے کی راہ اللہ والوں سے ملنا ہے، یہ وہ مبارک لوگ ہیں جن کے پاس پہنچنے والا کبھی بدبخت نہیں ہوتا۔ اللہ والوں کے اپنے اپنے الوان اور اپنے اپنے مشرب ہیں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو بھی مختلف پیرائے عطا فرمائے اور ہر ایک کو خصوصیات سے نوازا اولیاء اللہ کے قلوب بھی انبیاء کرام کے قلوب کے زیر سایہ رنگ پکڑتے ہیں، مختلف اولیاء کرام کن کن مختلف پیرایوں میں جلوہ گر ہوتے یہ اس دنیا کی ایک طویل تاریخ ہے اتنا وقت کس کے پاس ہو کہ ان سب شخصیات کریمہ سے سیر حاصل مجلس کرے یہ تمنا بھی بر آتی نظر نہیں آتی —— سو پوری زندگی نہ سہی ایک ساعت کے لیے ان کی مجالس میں حاضری دیجیے، پہلے دور میں ان بزرگوں کی صحبت کا سبق دیا جاتا تھا کہ کچھ وقت بھی ان کی صحبت میں گزرے تو یہ زمانہ سالک کے لیے سالوں کی عبادت سے زیادہ نفع مند ہوتا ہے۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

عبادت میں اپنے آپ کو اللہ کے حضور جھکایا جاتا ہے، صحبت اولیاء میں اپنے آپ کو اللہ والوں کے سامنے مٹایا جاتا ہے اور اپنے آپ کو مٹا کر عبادت اور عبودیت میں جو لذت ملتی ہے وہ اللہ کے حضور ملا حضور قلب جھکنے سے کہیں زیادہ ہے۔

بیسویں صدی کے اس مصروف دور میں "صحبتے با اولیاء" کے لیے وقت کہاں اور جذبہ کہاں؟ میں اس وقت اس تار پر مضراب رکھنا نہیں چاہتا — تاہم یہ بات اپنی جگہ حقیقت بلکہ غنیمت ہے کہ "صحبتے با اولیاء" نہ سہی "ساعتے با اولیاء" کے جلو میں کچھ اپنے ایمان کو تازہ کیجیے اور اپنے عمل کو مہمیز دیجیے۔

معروف محقق اور نوجوان سکالر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی رفیق موتمر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ، نے اس زمانے کے اداس مسلمانوں کو اولیاء کی مجلس میں ایک گھڑی کے لیے لا کر "ساعتے با اولیاء" میں قارئین کو ہزارہا صفحات کی عرق ریزی سے فارغ کرا دیا ہے کتاب کیا ہے — پھولوں کا ایک

نہایت قیمتی گلدستہ ہے، ایک طرح کے پھول اپنی آب وتاب میں کتنی بہار پر کیوں نہ ہوں طالبین کی نظر کو رنگا رنگ کے پھولوں کی رونق نہیں دے سکتے۔ مولف نے اس کتاب میں رنگا رنگ کے پھولوں کا گلدستہ چنا ہے کہ ہر طالب جہاں چاہے اپنی نظر جمالے۔

کہاں حضرت خواجہ اجمیریؒ اور کہاں حافظ ابن تیمیہؒ ——— کہاں علامہ ابن الجوزیؒ اور کہاں حضرۃ امام غزالیؒ ——— کہاں امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور کہاں مجدد مأۃ چہاردہم حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ——— کہاں حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ اور کہاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ——— ان تمام اکابر کو اختلافِ مشرب اور خدمتِ دین کے مختلف پیرایوں میں یکجا دیکھنا ہو تو اس کتاب کے تین سو صفحات میں دیکھ لیں اور ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک ساعت بھی گذاریں کہ آپ کو اس گھڑی زندگی بدلنے کا ایک پیغام ملے گا اور ان سب کی خدمت میں باری باری حاضری ہو جائے تو اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہو گی۔

مولف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیئس ۲۳ سالہ دورِ نبوت سے برکت لیتے ہوتے اسی کتاب میں تیئس ۲۳ بزرگوں سے گھڑی گھڑی کی ملاقاتیں کرائی ہیں، کتنا اچھا ہوتا کہ آپ اس تاریخی دستاویز میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بھی آپ کے ساتھ رکھتے اور اپنے اس گلدستۂ علم میں چوبیس یا پچیس پھول رکھتے آئندہ ایڈیشن میں اگر امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، اور ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے بھی ایک ایک گھڑی کی ملاقات میسر ہو جائے تو قارئین کرام پھر اس گلدستہ میں کسی رنگ کی کمی محسوس نہ فرماویں گے۔

یہ چند سطور احقر نے سرائے عالمگیر (ضلع گجرات) کے جامعہ حنفیہ میں جامعہ کے پہلے سالانہ اجلاس کے موقع پر عزیز محترم مولانا عبد القیوم حقانی کے ارشاد پر سپرد قلم کی ہیں مولانا نے لکھنے کے لیے مجھے ابھی ارشاد فرمایا اور میں نے اس گھڑی کو بھی "ساعتے با اولیاء" سمجھتے ہوتے ان کی خدمت میں یہ پیش کش کر دی ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ مرجھاتے دلوں کو پھر سے تازگی بخشیں اور اللہ والوں کے حضور ایک ساعت کی مجلس بھی آخرت میں اس قافلۂ حق کے ساتھ جمع ہونے کی سعادت بخشے۔ (خالد محمود)

سوانح شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان

تالیف: مولانا عبد المعبود صاحب مدظلہ

صفحات: ۴۲۴ قیمت درج نہیں

ناشر: کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ارشاد باری تعالیٰ ہے لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب۔ (الآیۃ) قرآن کریم میں خداوند قدوس نے انبیائے کرام کے قصے ذکر فرماتے ہیں تاکہ اہل بصیرت اور خداوندانِ خرد اس سے عبرت حاصل